مولای صل وسلم دائما ابدا ــ درسِ حدیث ــ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہیں اَور یہ کیوں قائم ہوگی ؟

غلام اَور باندیاں بنانا قدیم اَور عالمی طریقہ تھا، اِسلام نے اِس میں نکھار پیدا کیا

مشرکین کا بگاڑ سب سے بڑا تھا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 69 سائیڈ B 1987 - 05 - 17)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں یہ ذکر تھا کہ ایک صاحب آئے اَور اُنہوں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے مختلف سوالات کیے۔ ایک سوال یہ تھا کہ ''اِسلام'' کیا ہے ؟ ایک یہ تھا ''اِیمان'' کیا ہے ؟ ایک یہ کہ ''اِحسان'' کیا ہے ؟ اَور پھر دریافت کیا اُنہوں نے کہ قیامت کے بارے میں مجھے بتلایئے۔ تو قیامت کے بارے میں یہ کہ آئے گی ضرور اَور کیا کیا اُس میں ہوگا یہ تو بتایا گیا ہے لیکن کب ؟ یہ نہیں بتایا گیا اَور آنے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بتلائی ہے لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی تاکہ ہر آدمی کو جو وہ کرتا رہا ہے اُس کا بدلہ دیا جا سکے۔ ایک دفعہ تو قیامت میں یہ کیفیت ہوگی کہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی فنا ہو جائیں گی دُوسری دفعہ یہ کیفیت ہوگی کہ سب چیزیں دوبارہ زندہ ہو جائیں گی۔

قرآنِ پاک میں بہت جگہ یہ ہے اَور مثال دی ہے بار بار کہ دیکھو یہ جو تم کھیتی بوتے ہو یہ اِس طرح سے اُگتی ہے پھر زمین مرجاتی ہے پھر اُگتی ہے اللہ تعالیٰ اِسی طرح مُردوں کو زندہ فرمائیں گے كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى اَور کفار کے سوالات کیا ہم مٹی بن جائیں گے، مرجائیں گے، ہڈیاں ہوجائیں گے ؟ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں بالکل تو دوبارہ زندگی کیسے ؟ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۔

اُس زمانے کے شعراء نے بھی یہ باتیں کی ہیں مکہ مکرمہ میں

يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِاَنْ سَنُحْيٰى وَكَيْفَ حَيَاةُ اَصْدَاءٍ وَ هَامِ [1]

(جنہیں رسول ماننے والے رسول مانتے ہیں) یہ ہمیں بتارہے ہیں کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا ہمیں لیکن کیسے ہوگی زندگی کھوپڑی اَور اُس سے پیدا ہونے والے جانور کی فناء کے بعد۔

اُن کے خیال میں مرنے کے بعد کھوپڑی سے ایک جانور پیدا ہوجاتا تھا جب وہ بھی ختم ہوجائے گا اَور کھوپڑی بھی فناء ہوجائے گی تو کیسے زندگی دوبارہ پھر آئے گی ؟ یہ بڑا اِشکال تھا اُن کا ! مشرکین کا بگاڑ سب سے بڑھا ہوا تھا :

آخرت پر اِیمان نہ رکھنے میں کفارِ مکہ آگے تھے یہودیوں سے اَور عیسائیوں سے کیونکہ اُن کو تو اِتنا عقیدہ نبیوں کے ذریعے پہنچا تھا اَور وہ مانتے تھے کہ قیامت آئے گی اُٹھایا جائے گا جزاء ہے، لیکن ساتھ ساتھ دین میں اُنہوں نے تحریف بھی کرلی تھی یہ بات ٹھیک ہے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً چند دِن آگ میں رہیں گے۔ تو چند دِن آگ میں رہنا اُنہوں نے تسلیم کیا کیونکہ جس کا اِیمان ہو اَور فسق و فجور کرتا رہا ہو تو پھر اُس کا یہی ہوا کرتا ہے کہ وہ جہنم میں معاذ اللہ جائے گا مگر نکل آئے گا (بالآخر)۔ تو اِس طرح کا عقیدہ تو تھا قیامت پر عیسائیوں کا بھی اَور اِن سے پہلے توراۃ والے یہودیوں کا بھی لیکن مشرکین، مشرکین اِس کے قائل نہیں تھے اُن کے نزدیک بس یہی دُنیاوی زندگی ہے

---

[1] بخاری شریف کتاب المغازی رقم الحدیث ۳۹۲۱

مرتے ہیں اَور زندہ ہوتے ہیں بس هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰى ۔

تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بتایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ قیامت ضرور آئے گی اُٹھو گے، ضرور اُٹھو گے سوال ضرور ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اُس میں جو جو چیزیں پیش آنے والی ہیں وہ بھی بتائی گئیں یہ ہوں گی یہ ہوں گی یہ ہوں گی۔

قیامت کا وقتِ معین کسی کو معلوم نہیں :

تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو جواب دیا مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ پوچھنے والا جتنا جانتا ہے اُتنا ہی وہ بھی جانتا ہے جس سے وہ پوچھ رہا ہے یعنی اِس کے بارے میں حق تعالیٰ کی ذاتِ اَقدس کے سوا اَور کوئی نہیں جان سکتا کہ کب ؟ کب کا جواب کوئی نہیں !

قیامت کی علامات بتلائی گئی ہیں :

باقی تو آپ بھی جانتے ہیں ہمیں حدیثوں میں جو پہنچی ہے وہ سنتے آئے ہیں کہ قیامت کے دِن ایسے ایسے یہ یہ کیفیات ہوں گی وہ بہت ساری ہیں، بہت تفصیل آتی ہے اَور آئے گی تو اُس سے پہلے جو کچھ ہوگا اُن کا نام ہے ''علامات'' اُنہیں ''اَمارات'' بھی کہتے ہیں تو سوال کرنے والے جو تھے اُنہوں نے پھر اَپنا سوال تبدیل کیا اَور اُنہوں نے یہ کہا فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا اِس کی جو علامات ہیں وہ بتلائیے کچھ مجھے کیا ہوں گی قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا باندی اپنی آقا کو جنے۔

غلام اَور باندیاں بنانا قدیم اَور عالمی طریقہ تھا :

ایسے سمجھیے کہ اُس زمانے میں یہ دَستور تھا پوری دُنیا کا کہ غلام رکھے جاتے تھے غلاموں کی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی یہ کسی ایک مُلک کا نہیں تھا، نہ کسی ایک مذہب والوں کا تھا، نہ لا مذہب والوں کا تھا اَور نہ مہذب اَور غیر مہذب مُلکوں کا فرق تھا بلکہ ہر جگہ یہ تھا بڑے بڑے ممالک سُپر پاور وہ بھی یہی کرتے کہ جو قیدی ہوتے اُنہیں غلام بناتے عورتیں باندی بناتے۔

فرعون کا کیا آرہا ہے قرآنِ پاک میں يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآئَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآئَكُمْ عورتوں کو زِندہ چھوڑ دیتے تھے رکھ لیتے تھے، بچوں اَور لڑکوں کو مار دیتے تھے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ

اِس میں تمہاری بہت بڑی آزمائش تھی، اللہ کی طرف سے بڑی آزمائش میں تم پڑے تھے پھر اَغْرَقْنَا الَ فِرْعَوْنَ وَاَنْـتُمْ تَنْظُرُوْنَ اُنہیں بھی جزاء ملی اَور اِس طرح کہ تم دیکھ رہے تھے وہ ڈوب رہے تھے تم نے دیکھا اُنہیں ڈوبتے ہوئے اپنی آنکھوں سے اَور قرآنِ پاک میں ہے وَنُـرِيْـدُ اَنْ نَّـمُـنَّ عَلَى الَّـذِيْـنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ اِس کے علاوہ ہم یہ چاہتے تھے کہ جو اِس سرزمین میں ضعیف (وحقیر) شمار ہو رہے ہیں اُن کو ہم آگے بڑھائیں اُن کو زمین میں جماؤ دیدیں اُن کی حکومت جم جائے اَور اُن پر ہم چاہتے تھے اِحسان کریں اُنہیں اِمام بنانا چاہتے تھے اِس سرزمین کا وارث اُنہیں بنانا چاہتے تھے سرزمین یعنی بیت المقدس کا۔ یہ سب جانتے ہیں ریگن [1] نے بھی کہہ دیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں لڑائیاں ہوں گی اِن کی نشانیاں آتی ہیں کتابوں میں تو وراثت دونوں قسم کی ''رُوحانی'' بھی کہ اَنبیائے کرام بکثرت پیدا ہوئے تین ہزار سے بھی زیادہ ساڑھے تین ہزار، اِن ہی بنی اِسرائیل میں گزرے ہیں۔ اَور وراثت ''مُلک'' کی بھی حضرت سلیمان علیہ السلام پوری دُنیا کے مالک وہ بھی اِن ہی (بنی اِسرائیل) میں اَور داؤد علیہ السلام بھی بادشاہ گزرے ہیں۔

تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ فرعون (مصر میں موسٰی علیہ السلام کے دَور والا) بڑی طاقت رکھتا تھا اَور آپ دیکھ لیں آج تک ذکر اُس کا ہوتا ہے باقی جو حکومتیں تھیں وہ چھوٹی چھوٹی نوابی ریاستیں جیسی تھیں یہ خود بڑی طاقت تھی۔

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے دَور میں عراق بڑی طاقت تھا یہاں بابل میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام گزرے ہیں نمرود یہاں تھا بہرحال وہ ختم ہوگئی طاقت اَنبیائے کرام کی نافرمانی کی اَور ایک مدت گزاری اُس نے پھر خدا کا عذاب آیا اَور سب تباہ ہوگئے اَور تباہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی چیز ایسی سماوی آجائے یا تباہ ایسے ہو جائیں کہ زوال کے اَسباب بنتے چلے جائیں، حکومت تھی اَور نہ رہے یہ بھی تباہی ہے، حکومت ہو کسی کو حاصل اَور پھر نہ رہے اُس کی حکومت، وہ غلام بن جائے محکوم بن جائے پہلے طاقتور حکومت ہو پھر کمزور حکومت بن جائے بہرحال وہ نہیں رہا۔

---

[1] اَمریکہ کا سابق اَداکار صدر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دَور میں یہ ہے فرعون والا قصہ مصر کا قصہ تو اُن کا کیا تھا کہ کہیں باہر دُشمن کو مار کے نہیں بلکہ اپنی رعایا میں سے ہی غلاموں کی طرح جس کو چاہا مار دیتے تھے یا رکھ لیتے تھے لڑکوں کو مار رہے تھے عورتوں کو بچا رہے تھے یہ پوری دُنیا میں تھا۔

آپ پڑھتے ہیں صہیبِ رُومی حضرت صہیب اَز رُوم اَشعار میں بھی ہے اِس طرح بلالؓ حبشہ سے صہیب اَز رُوم، تو یہ تھے عربی اَور رہتے تھے سرحد پر تو وہاں رُومیوں نے حملہ کیا اَور اِنہیں اُٹھا کے لے گئے اِغوا کر لیا پھر بیچ دیا لے جا کر یہ رُومیوں کی ایک سپر پاور کا حال ہے۔ اَور یہ حضرت سلمانِ فارسی رضی اللہ عنہ اِدھر (اِیران) سے چلے ہیں یہ بھی اِسی طرح سے بچارے بِکتے بِکاتے گئے ہیں مدینہ منورہ۔

اِسلام کی برتری :

اِسلام نے ''حلال وحرام'' کی تمیز ''نسب'' کی تمیز یہ سکھائی اَور اِس کو واجب قرار دیا تو اَب اَگر کوئی آدمی اپنی باندی کو بیوی کی طرح رکھ لے گھر میں اَور اُس سے اَولاد ہو جائے تو اُس کو بیچنا منع ہے پھر اُسے بیچا نہیں جا سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بِکتے بِکتے کہیں کی کہیں چلی جائے پھر کہیں سے لوٹ کر آ جائے اَور پھر یہ جو بچہ ہے یا لڑکی ہے یہ (لاعلمی میں اِن کو خرید کر) اپنی ماں کی مالک بن جائے تو ایسی شکلیں ہو سکتی ہیں اِس لیے منع فرما دیا، یہاں ہو پیداوار اَور پھر بیچ دیا جائے اَور پھر وہ بنگلہ دیش چلی جائے جو مشرقی پاکستان تھا پھر بِکتے بِکتے یہیں آ جائے اَب صحت بعض لوگوں کی ایسی ہوتی ہے کہ اچھی خاصی عمر کے بھی کم لگتے ہیں عمر میں تو اَب اِس کو خریدنے والا ہو سکتا ہے کہ اُس کی بیٹی ہو، ہو سکتا ہے اُس کا بیٹا ہو، دونوں طرح کے کلمات ہیں تو یہ کیا ہوا یہ بالکل برعکس (کہ ماں ہوتے ہوئے اُن کی باندی اَور ماتحت ہو گئی) اَور یہ ظلم اَور حرام کام ہوا۔ تو ایک چیز تو یہ کہ اِس مسئلہ میں آقائے نامدار ﷺ نے منع فرما دیا تو مسلمان رُک گئے اَب تک رُکے ہوئے ہیں اَور نہیں بیچتے، آئندہ بھی رُکے رہیں گے لیکن علاماتِ قیامت میں یہ ہوگا کہ اُس وقت اِسکی پرواہ لوگ نہیں کریں گے اَور نافرمانی پر پورے پورے اُتر آئیں گے نسبًا حلال وحرام کی بھی تمیز نہیں رکھیں گے۔

قیامت کی دُوسری نشانی :

دُوسرے یہ وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یہ بکریوں کو چرانے والے ننگے پاؤں رہنے والے پورا تن نہ ڈھکنے والے ایسے لوگوں کا حال یہ دیکھو گے یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ لمبی لمبی بلڈنگیں بنا رہے ہیں، یہ کیا ہے یہ بھی اِنقلاب ہے ایک طرح کا جو لوگ اِس کے اہل نہ ہوں سنبھال نہ سکیں، اپنے آپ میں سما نہ سکیں، اُن کے پاس دولت آجائے تو پھر وہ دولت کے نشہ میں بے طرح خرچ کریں گے یا بے طرح بُخل کریں گے جہاں دینا ہے، نہیں دیں گے، نہیں دینا، دیں گے، بدنظمی ہو گی خلاصہ یہی ہے کہ "نسبی" اِعتبار سے بھی ہو گئی بدنظمی "اِقتصادی" اِعتبار سے بھی ہو گئی۔

تو یہ علامات آقائے نامدار ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ ثُمَّ انْطَلَقَ پھر وہ صاحب جو تھے جو یہ سوالات کر رہے تھے چلے گئے فَلَبِثْتُ مَلِیًّا میں تھوڑے عرصے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ایک دِن اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ معلوم ہے یہ جو سوالات کر رہا تھا یہ کون تھا ؟ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ میں نے کہا میں تو نہیں جان سکتا اللہ زیادہ جان سکتا ہے رسول اللہ ﷺ زیادہ جان سکتے ہیں۔ فرمایا کہ فَاِنَّہٗ جِبْرَائِیْلُ کہ جبرائیل تھے اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ [1] اِس لیے آئے تھے کہ تمہیں تمہارے دین کی باتیں سمجھائیں بتلائیں۔ تو سوالات بھی ترتیب وَار کیے اَور جوابات سنوا دیے لوگوں کو۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے خود فرمایا کہ یہ تھے جبرائیل دین کی چیزیں اَور اہم ترین باتیں ہیں جو وہ سمجھانے اَور سکھانے کے لیے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر قائم رکھے، آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، اِختتامی دُعا..........

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲